نعت خوانی

مختلف علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت خوانی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتعریف اشعار وقصائد کی صورت میں بیان کرنا ہے۔ جو کہ جائز اور مرغوب عمل ہے جیسا کہ مشہور صحابیٔ رسول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے ثابت ہے۔ جو جنگوں کے مواقع وغیرہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع، مشرکین کے جواب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اشعار پڑھتے، جو کفار پر تیر ونشتر سے بڑھ کر اثر کرتے۔

لیکن بعد کے زمانوں میں اس تعلق سے غلو پیدا ہو جانے کے سبب کہ اس میں شرکیہ اشعار پڑھنے، نماز کے انداز میں دست بستہ اور قیام کی حالت میں پڑھنے، بدعتیانہ مناسبات جیسے میلاد وغیرہ میں پڑھنے، موسیقی شامل کرنے، گانوں کی دھنوں اور طرز پر پڑھنے، اور اسے باقاعدہ ایک فیلڈ، پیسہ کمانے کا ذریعہ اور مشغلہ بنالینا قابل مذمت ہے۔ لہذا جب اہل توحید کی جانب سے نعتوں کا رد کیا جاتا ہے تو اس سے مراد یہی صورتحال ہوتی ہے۔ اس تعلق سے علماء کرام کے بعض فتاویٰ پیش خدمت ہیں۔

سوال: ہمارے یہاں "التواشیح والابتهالات الدينية" دینی قصائد ونعتیں ہوتی ہیں، جو کہ عبارت ہوتی ہیں مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے، ساتھ کچھ دعائیں ہوتی ہیں جسے بعض خوش الحان افراد ادا کرتے ہیں؟ ان التواشیح میں کسی قسم کی موسیقی نہیں ہوتی، پس آپ سماحۃ الشیخ کی اس بارے میں کیا رائے ہے، اور اسے سننے کا کیا حکم ہے؟

جواب از شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ علیہ:

ہم ان التواشیح کی تفصیل نہیں جانتے۔ اگر یہ عبارات ہیں تو ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو میں واقع ہوتے ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اوصاف سے متصف کرتے ہوں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متصف کرنا جائز نہیں تو یہ حرام ہوں گی۔ یا پھر ایسے بدعتی الفاظ ہوں تو بھی حرام ہوگی۔ بلکہ دعاء کے وقت سنت تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے اور بس۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کہ جب ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ دعاء کر رہا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نہیں بھیجا نہ اللہ کی حمد بیان کی تو فرمایا:

”إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ ثُمَّ يَدْعُو“[1]

(جب تم میں سے کوئی دعاء کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے رب کی حمد وثناء بیان کرے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر دعاء کرے)۔

یہ التواشیح سے زیادہ بہتر ہے، اس التواشیح کی ضرورت نہیں۔ کبھی تو اس میں شر بھی ہو سکتا ہے، کبھی اس میں بدعت بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا جب دعاء کرنی ہو تو اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کی جائے پھر رسول اللہ ﷺ درود بھیجا جائے، پھر دعاء کی جائے۔

خود نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ کس طرح سے آپ پر دورد بھیجا جائے، فرمایا کہ کہو:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“
(اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تونے درود بھیجے ابراہیم پر اور آل ابراہیم، بے شک تو ہی قابل حمد اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکتیں نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تونے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم پر اور آل ابراہیم، بے شک تو ہی قابل حمد اور بزرگی والا ہے)

پس ایک مومن کسی بھی دعاء کے وقت اللہ کی حمد بیان کرتا ہے:

”اللهم لك الحمد، اللهم لك الحمد على كل حال، اللهم لك الحمد حمداً كثيرا“

(اے اللہ! تیرے ہی لیے حمد ہے، اے اللہ! ہر حال میں تیری ہی تعریفیں ہیں، اے اللہ! تیری حمد ہے بہت زیادہ)۔

پھر نبی کریم ﷺ پر ثابت شدہ مشروع درود بھیجتا ہے، پھر دعاء کرتا ہے۔

ان تواشیح کی حاجت نہیں جن کی کوئی دلیل اللہ نے نازل نہیں فرمائی جیسے اشعار ہوتے ہیں یا ایسے کلمات جن میں کبھی غلو آہی جاتا ہے۔

---

[1] اسے امام ابو داود نے اپنی سنن 1481 میں روایت کیا اور شیخ البانی نے صحیح ابی داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

بس اللہ کی حمد وثناء بیان کرے، پھر نبئ رحمت ﷺ پر مسنون درود وسلام بھیجے، پھر دنیا وآخرت کی بھلائی کی جو چاہے دعاء کرے۔

(فتویٰ:حكم التواشيح التي تقال في مدح النبي)

سوال:سوڈان سے ہمیں یہ خط آیا ہے جناب ابراہیم محمد عبداللہ قدس کہتے ہیں:

کیانبی کریم ﷺ کی مدح سرائی قصیدوں کے ذریعے کرنا جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں تو پھر وہ کونسی مدح ہے جو رسول اللہ ﷺ کے لیے کرنا جائز ہے؟ یا پھر یہ مطلقاً ہی جائز نہیں؟ ہماری رہنمائی فرمائیں اللہ تعالی آپ کو ہر اس کام کی توفیق دے جس میں خیر وبرکت ہو۔

جواب از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ:

نبی اکرم ﷺ کی مدح وتعریف کی جائے ان خصال حمید، مناقب عظیمہ اور اخلاق کاملہ کے تعلق سے جو آپ ﷺ میں موجود تھے، یہ تو ایک مشروع اور محمود (قابل تعریف) عمل ہے، کیونکہ اس میں ایک قسم کی دعوت ہے رسول اللہ ﷺ کے دین کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ومحبت کی طرف، اور یہ تمام مذکورہ امور تو شرعی طور پر مقصود ہیں۔

البتہ آپ ﷺ کی مدح اس غلو کے ساتھ کرنا کہ جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو پھر یہ کسی طور پر بھی جائز نہیں، جیسا کہ کہنے والے کے اس قول (قصیدہ بردہ) کے ساتھ آپ ﷺ کی مدح کرنا:

إن من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم

(دنیااور آخرت تیرے ہی جود وسخا کے مظہر میں سے ہے اور لوح وقلم کا علم بھی تیرے ہی علوم کا حصہ ہے)

کیونکہ بلاشبہ اس قسم کا غلو جائز نہیں، بلکہ یہ حرام ہے۔ اور اگر جائز صورت میں بھی ہو تو بھی کسی رات یا دن کو اس کے ساتھ یوں مخصوص نہ کیا جائے کہ جب کبھی بھی وہ رات یا دن آئے تو اس قسم کے قصیدے پڑھے جائیں اور مدح سرائی کی جائے۔ کیونکہ کسی چیز کا کسی وقت کے ساتھ مخصوص کرنا جس کو شریعت نے مخصوص نہیں کیا، اسی طرح سے کسی جگہ کو مخصوص کرنا جسے شریعت نہیں مخصوص نہیں کیا، وہ بدعت ہے کہ جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(فتاویٰ نور علی الدرب، کیسٹ-53)

سوال: مدح نبی ﷺ (نعت خوانی) کو بطور تجارت وپیشہ اپنالینا کیسا ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نبی ﷺ کی مدح دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے:

1- ایسی بات کے ساتھ آپ کی مدح بیان کرنا جس کے آپ ﷺ مستحق ہیں بنا غلو کی حد تک پہنچے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یعنی اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اخلاق وطریقے میں جن اوصاف حمیدہ وکاملہ کے اہل ہیں ان کے تعلق سے آپ ﷺ کی مدح بیان کی جائے۔

2- رسول اللہ ﷺ کی ایسی مدح کہ جس کے ذریعے مدح کرنے والا (نعت خواں) اس غلو کی طرف نکل جائے جس سے نبی کریم ﷺ نے خود منع فرمایا ہے، فرمایا:

”لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُه“[2]

(دیکھو میری تعریف میں غلو نہ کرنا، جس طرح نصاری نے ابن مریم علیہما السلام کی تعریف میں غلو کیا ہے، بے شک میں بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہا کرو)۔

لہٰذا جس کسی نے نبی کریم ﷺ کی مدح یوں کی کہ آپ فریاد کرنے والوں کے فریاد رس (غوث) ہیں، اور لاچار کی پکار سنتے قبول کرتے (مشکل کشائی کرتے) ہیں، اور آپ ﷺ ہی دنیا وآخرت کے مالک (ومختار کل) ہیں، اور آپ ﷺ عالم الغیب ہیں یا اس جیسے دیگر مدح کے الفاظ بالکل حرام ہیں، بلکہ کبھی تو اس شرک اکبر تک پہنچتے ہیں جو ملت اسلامیہ سے خارج کردیتے ہیں۔ چناچہ جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مدح غلو کی حد تک کی جائے، کیونکہ خود نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اب ہم لوٹتے ہیں اس مسئلے کی طرف کہ جائز والی مدح کرنے والے مدح خواں کا اسے پیشہ بنالینا جس کے ذریعے سے انسان کمائے، تو ہم مکرر کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ان مکارم اخلاق، صفات حمیدہ اور صراط مستقیم پر ہونے کی مدح کرنا جس کے آپ ﷺ مستحق ہیں اور اہل ہیں، اس مدح کے ذریعے انسان ایک عبادت کررہا ہوتا ہے جس کے ذریعے سے اسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پس جو چیز بھی عبادت ہو تو جائز نہیں کہ اسے دنیا کمانے کا ذریعے بنالیا جائے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

---

[2] البخاري أحاديث الأنبياء (3261)۔

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ، اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ښ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(ھود:15-16)

(جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتا ہو ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اسی (دنیا) میں پورا دے دیں گے اور اس (دنیا) میں ان سے کمی نہ کی جائے گی، یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے اس میں کیا، اور بے کار ہوئے جو اعمال وہ کرتے رہے تھے)

اور اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی جانب ہدایت دینے والا ہے۔

(مجموع فتاوى و رسائل الشيخ محمد صالح العثيمين المجلد الأول - باب الرسل)

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔